حکومت کی جگہ غیر فوجی قیادت مہیا کرنے کا عزم کیا ہے۔ نائجیریا کے لیفٹیننٹ جنرل جرمیاہ اسینی کے الفاظ میں مسیحی رہنماؤں نے نہ صرف چرچ اور ملک کے اندر مسائل کا تعین کر دیا ہے، بلکہ "قوم کو اخلاقی اور روحانی طور پر از سر نو منظم کرنے" کا وعدہ کیا ہے۔ (کرسچینٹی ٹوڈے، ۲ مارچ ۱۹۹۸ء)

مسلمان ٹیلی وژن کے ذریعے اشاعتِ مسیحیت کی سرگرمیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔

[نائجیریا میں مسلم - مسیحی اختلافات میں بعض اوقات مسیحی اشاعتی سرگرمیوں کے نتیجے میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ "کرسچینٹی ٹوڈے" نے نائجیریا کے اپنے ایک قاری کا حسبِ ذیل مراسلہ شائع کیا ہے۔ مدیر]

"کرسچین براڈکاسٹنگ نیٹ ورک" کے علاقائی پروگراموں کے نتیجے میں نائجیریا کے متعدد مسلمان حلقہ مسیحیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اِس تناظر میں مسلمان آبادی ملک کے دوسرے حصوں میں انجیلی نشریات پر پابندی کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ "ورلڈ ریچ نائجیریا" (World Reach Nigeria) کے نام سے دسمبر ۱۹۹۷ء کے پہلے ہفتے میں ایک پروگرام نشر ہوا جس میں آرٹسٹوں، کھلاڑیوں اور پروفیسروں نے حلقہ مسیحیت میں داخل ہونے کی اپنی داستان بیان کی۔ نائجیریا کے کوئی دو ہزار چرچوں نے اِس پروگرام میں تعاون کیا تھا۔

تاہم مسلمان رہنما ان پروگراموں پر سوکوٹو، کینو، میڈوگری اور کیبی کی ریاستوں میں پابندی لگوانے میں کامیاب رہے ہیں۔ ریاست کڈونا کے ایک سابق فوجی گورنر جناب عثمان جبران نے انتباہ کیا ہے کہ مسلمان یہ "شو" (Show) برداشت نہ کریں گے، کیونکہ یہ "اسلام مخالف" ہیں۔ متعدد مذہبی عالموں کے نزدیک یہ "شو" مذہبی بحران پیدا کرنے کے لیے سوچی سمجھی کوششیں ہیں۔

جن مسلمانوں نے مسیحیت اختیار کر لی ہے، اُن میں بعض کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اِسی طرح "ورلڈ ریچ نائجیریا" کے سٹاف اور نائجیریا کے ٹیلی وژن سٹیشنوں میں کام کرنے والے بعض مسیحیوں کو اُن کی اشاعتِ مسیحیت کی کاوشوں کی بناء پر دھمکیاں دی گئی ہیں۔

"ورلڈ ریچ نائجیریا" کے ڈائریکٹر کی اطلاع ہے کہ "ورلڈ ریچ کے بعض شرکاء کو اپنے ایمان کی

وجہ سے پریشانی، جسمانی حملوں اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔“ ”کرسچین ایسوسی ایشن آف نائجیریا“ مختلف مسیحی مکاتب فکر کی ایک تنظیم ہے، اس کے سیکرٹری جنرل سیدو ڈوگو نے کہا کہ ”حکومت کو مسلمانوں کے دباؤ“ کا مقابلہ کرنا چاہیے جو امن و سلامتی کے نام پر نائجیریا میں دوسرے مذاہب کی اشاعت روک دینا چاہتے ہیں۔“

ایشیا

افغانستان :پاکستان میں مقیم مہاجرین میں مسیحیت کی اشاعت

”افغانستان کی طالبان حکومت نے افغانستان میں کام کرنے والی امدادی تنظیموں پر الزام لگایا ہے کہ وہ پاکستان میں مقیم افغان مہاجرین کو عیسائیت کی تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ طالبان کے زیر کنٹرول شریعت ریڈیو کے مطابق پاکستان میں کئی بین الاقوامی خیراتی تنظیمیں اس کام میں ملوث ہیں اور ان کی کوششوں سے افغان قوم کو شدید مذہبی خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ریڈیو نے کہا کہ ہم ان کوششوں کے خلاف جدوجہد کریں گے۔ ایسے اقدامات کرنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔ طالبان نے کسی ایجنسی کا نام تو نہیں لیا ہے، البتہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ حکومت پاکستان کے ذریعے احتجاج کریں گے۔ واضح رہے کہ پاکستان میں اس وقت بارہ ا ؟ بیس لاکھ افغان مہاجرین رہ رہے ہیں۔“ (روزنامہ ”دن“، لاہور - ۲۶ اپریل ۱۹۹۸ء)

پندرہ روزہ ”کریسنٹ انٹرنیشنل“ (ٹورنٹو) نے پاکستان میں مقیم افغان پناہ گزینوں کو امداد فراہم کرنے والی ایجنسیوں کی تبشیری سرگرمیوں پر جناب طارق یوسف زئی کی حسب ذیل رپورٹ شائع کی ہے:

مختلف افغان دھڑے، جب ملک پر اپنے اپنے اقتدار کے لیے باہم طاقت آزمائی میں مصروف ہیں، پشاور میں پناہ گزین کیمپوں میں مقیم اپنے بھائیوں سے مرحوم ہو رہے ہیں جو مسیحی مبشرین کے زیر اثر حلقہ مسیحیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ”طالبان“ اور ”شمالی اتحاد“ کے نمائندوں کے درمیان اسلام آباد میں اقوام متحدہ اور ”اسلامی ملکوں کی تنظیم“ کے زیر اہتمام ہونے والے مذاکرات سے دو دن پہلے ”طالبان“ کے ”ریڈیو شریعت“ (کابل) نے ۲۴ اپریل کو ایک تبصرے میں کہا کہ پشاور میں کام کرنے والی بعض خیراتی ایجنسیاں لوگوں کو مسیحی بنانے میں مصروف ہیں۔ ریڈیو نے کہا: ”مسیحی